دلیل المشرکین عربی
تصنیف
حضرت مولانا احمد الدین ٹنگوی رحمۃ اللہ علیہ
۱۲۱۷ ——— ۱۲۸۶ ھ
مع ترجمہ اردو
ایضاح المومنین
از
احقر عبدالحمید سواتی
خادم مدرسہ نصرۃ العلوم وجامع مسجد نور، گوجرانوالہ
ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

تصنیف: حضرت مولانا احمد الدین بگویؒ (۱۲۱۷ھ تا ۱۲۸۶ھ)

(تلمیذ استاذ الآفاق حضرت مولانا شاہ محمد اسحٰق محدث دہلویؒ)

مع اردو ترجمہ

از: حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی بانی مدرسہ نصرۃ العلوم

شرک اور اس کی مختلف قسمیں اور اس کی کثیر الوقوع صورتیں جو عام طور پر انسانی سوسائٹی میں پائی جاتی ہیں۔ ان پر بڑے اچھے طریق سے بحث کی گئی ہے اور ہر ایک بات کی دلیل قرآنی آیات، احادیث نبویہ، قول و فعل صحابہ کرامؓ، ائمہ مجتہدینؒ کے اقوال اور سلف صالحینؒ کے مسلمہ اصولوں کی روشنی میں کی گئی ہے۔ بلا تردد یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے سے بہت سے لوگوں کو فائدہ پہنچے گا۔ انشاء اللہ العزیز

ناشر: ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

طبع دوم

نام کتاب	دلیل المشرکین مع اردو ترجمہ ایضاح المومنین
تالیف	حضرت مولانا احمد دین بگویؒ
مترجم	حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتی مدظلہ
تاریخ طباعت	ربیع الاوّل ۱۴۱۳ھ بمطابق ستمبر ۱۹۹۲ء
مطبع	فائن بکس پرنٹرز - لاہور
قیمت	-/۶۰ روپے
ناشر	ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ
تعداد	۵۰۰ (پانچ سو)

ملنے کے پتے

۱- ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ
۲- انجمن اسلامیہ جامع مسجد بوہڑ والی گکھڑ منڈی
۳- مکتبہ حنفیہ اردو بازار گوجرانوالہ
۴- مکتبہ مدنیہ اردو بازار لاہور
۵- مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور
۶- مکتبہ سیّد احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
۷- کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
۸- اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵
۹- کتب خانہ مجیدیہ ملتان
۱۰- ادارہ اسلامیات انارکلی - لاہور

مرسلاته عطف علی الله (دين) جواب ان ما قبله (و) اثبات عجز المعبودات والعابد (ين) مطلقاً (يا ايها الناس ضرب (بين) مثل فاستمعوا له ان الذين تدعون (تعبدون) من دون الله لن يخلقوا ذباباً ولو اجتمعوا له (لخلقه) وان يسلبهم الذباب (لو اختطفت منهم شيئاً من الطيب الذی يطلون الاصنام به) لا يستنقذوه (لا يستخلصوه منه) ضعف الطالب (العابد) والمطلوب (المعبود) فاذا كانو عاجزين فكيف يكون التاثير منهم منصو بالاستقلال ۔

کے پیغامات کے پہنچانے میں کسی قسم کی کوتاہی کروں تو اللہ تعالے کی گرفت سے کوئی مجھے پناہ نہیں دے سکتا اور نہ کوئی جائے پناہ ہے)
اور خدا تعالٰی نے معبودین اور عابدین کا عجز اس طرح ثابت کیا ہے ۔سورۃ الحج آیت ۷۳ " اے لوگو ، ایک مثال بیان کی گئی کان لگا کر سنو بے شک وہ لوگ جن کی تم عبادت کرتے ہو ، اللہ تعالٰی کے سوا وہ تو ایک مکھی بھی نہیں پیدا کر سکتے اگرچہ سارے اکٹھے ہو جائیں اس کے پیدا کرنے کے لئے ، پیدا کرنا تو بجا اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے (وہ خوشبو یا مٹھائی وغیرہ جو بتوں پر مشرک لوگ چڑھاتے ہیں) تو وہ اس کو چھڑا نہیں سکتے کس قدر کمزور اور بودا ہے عبادت کرنے والا اور جن کی عبادت کی جاتی ہے ۔جب وہ خود عاجز ہیں تو ان سے مستقل تاثیر کیسے متصور ہو سکتی ہے ۔

فان قيل :- هذه الآيات نزلت فی الاصنام فكيف تعممها فيها وغيرها كالملائكة وعيسى وعزير (عليهما السلام) والاولياء وغيرهم ۔

قلنا :- لا عبرة لخصوص السبب بل العبرة لعموم اللفظ كما ذكر

اعتراض :- اگر یہ کہا جائے کہ یہ آیات تو اصنام کے بارہ میں نازل ہوئی ہیں تم نے ان کی ان اصنام اور ان کے علاوہ دوسرے انبیاء مثلاً عیسٰی اور عزیر علیہما السلام اور ملائکہ اور اولیاء کرام کے بارہ میں کیسے تعمیم کر دی ۔

جواب :- اصول فقہ میں یہ مسلمہ شدہ ہے کہ سبب کی خصوصیت کا اعتبار نہیں ہوتا ۔ بلکہ اعتبار الفاظ کی عمومیت کا ہوا کرتا ہے تو الفاظ عام ہیں جو ان سب کو شامل ہیں ۔

فی اصول الفقه، مع انا قد ذکرنا فی اثناء الترجمة بعموم بعضها فتذکر، وقد نفی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم عن نفسه تملك شیٔ بعد دعوة جمیع قبائل قریش بقوله یا بنی عبد مناف لا املك لکم من الله شیئا الی ان قال یا فاطمة یا فاطمة بنت محمد صلی الله علیه وآله وسلم اتقی الله و اعملی لا املك لك من الله شیئا، فاذا نفی التاثیر عن ذاته المقدسة فعن غیره اولی۔

پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ذات مبارکہ سے کسی چیز کے مالک ہونے کی نفی فرمائی ہے جبکہ آپ نے قریش کے تمام قبائل کو دعوت دی اور پھر ہر ایک سے خطاب فرمایا۔ عام خطاب بھی اور خاص خطاب بھی۔ آپ نے فرمایا اے بنی عبد مناف میں اللہ تعالےٰ کے سامنے تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں (یعنی ایمان اور عمل ہی تمہیں فائدہ پہنچائیگا) پھر آپ نے اپنی پیاری بیٹی نور چشم جگر خاتون جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یوں خطاب فرمایا۔ کہ اے فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم، اللہ سے ڈرنا اور نیک عمل کرنا میں تمہارے لئے اللہ تعالےٰ کے سامنے کسی چیز کا مالک نہیں۔ تو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات مقدسہ سے تاثیر کی نفی کردی تو دوسرے تو بطریق اولیٰ تاثیر کے مالک نہیں ہوسکتے۔

(۱۳) الشرك فی الاستعانة

(۱۳) شرک فی الاستعانت یعنی مدد طلب کرنے میں شرک کا بیان

منها الشرك فی الاستعانة و طلب الحوائج من الموتی والتوجه الیهم لینفعوا وهو من اقبح القبائح الا تری الی خصوصیة العبادة والاستعانة به عز وجل "اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ" ای نخصك بالعبادة والاستعانة

استعانت یعنی مدد طلب کرنے میں شرک اور مُردوں سے حاجتیں طلب کرنے اور ان کی طرف توجہ مبذول کرنے میں شرک کا ارتکاب کرنا۔ یہ شرک کی قبیح ترین صورت ہے۔ کیا تم غور نہیں کرتے کہ عبادت اور استعانت تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے، سورۃ فاتحہ میں ہر نماز میں اللہ تعالیٰ کے سامنے اقرار و اعتراف کیا جاتا ہے۔ کہ اے اللہ! ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور اپنی تمام حاجتوں میں صرف تجھ سے ہی مدد طلب کرتے ہیں۔ نہ